الشیخ ابو حماد نصیر احمد کی تفسیر ایضاح القرآن کے امتیازات وخصائص کا ایک تجزیاتی مطالعہ

Al-Sheikh Abu Hamad Nasir Ahmad Tafseer Izah al-Qur'an Its Distinguishing and characteristics: An analytical Study

Muhammad Imran Khan
Ph.D. Scholar Department of Islamic Studies and Religious Affairs
University of Malakand
Email: muhammadimrankhanmkd@gmail.com
Dr. Badshah Rehman
Assistant Professor, Department of Islamic Studies and Religious Affairs
University of Malakand
Email: badshah742000@yahoo.com
Dr. Najmul Hasan
Assistant Professor, Department of Islamic Studies and Religious Affairs
University of Malakand
Email: najmulh639@gmail.com

ABSTRACT
Allah has revealed the Holy Qur'an to Prophet Muhammad ﷺ which is a great source of guidance for all mankind till the Day of Resurrection. The first commentator of the Holy Qur'an is the Prophetﷺ . After him ,ﷺ the Companions of the Prophet, the Tabi'in, the Taba'i Tabi'in and other scholars performed interpretation services. And this series will continue till the doomsday. The name of Al-Sheikh Abu Hamad Nasir Ahmad is also included in the list among the commentators of the present era. Al-Sheikh Abu Hamad Naseer Ahmed bin Muhammad Saeed was born on February 24, 1970 at Khal Zor Mundi District in Lower Dir Khyber Pakhtunkhwa. He received his early education from his father, Sheikh Muhammad Saeed. Allah has exalted Al-Sheikh Abu Hamad Naseer Ahmad in both contemporary and religious sciences. He has written many books, among which his great book is Tafsir called Izah al-Qur'an. This is a hand written commentary so it is still a work in progress. Although the end is near. The commentator has collected many sciences in it. It has many advantages and features. These are: interpreting the Qur'an with the Qur'an, interpreting the Qur'an with the Hadith, and interpreting the Qur'an with the sayings of the Companions, with the sayings of the Tabi'in and with Arabic rules and interpreting the Qur'an according to the relevant words. In summary, this Tafsir has been written in the light of the Qur'an, hadiths, companions, tabi'een, and Arabic rules. In this Tafsir, his personal opinion has been completely avoided. Modern jurisprudential issues have been explained very well. Apart from this, Arabic grammar has also been used in this

Tafsir. In addition, the Qur,anic sciences have been described in this Tafsir. Therefore, this Tafsir is the best and original means of solving the requirements of the present age. This can benefit both the public and private sector. May Allah bless Sheikh Abu Hamad Naseer Ahmed with long life and may Allah accept his great effort. Amen.

Keywords: Izah al Quran, Al-Sheikh Abu Hamad Nasir, interpretation, doomsday, exalted, contemporary, sciences, features

الشیخ ابو حماد نصیر احمد بن محمد سعید 24 فروری 1970ء بمقام خال زور منڈی ضلع دیر لوئر (خیبر پختونخوا) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے ممتاز اساتذہ یہ ہیں: والد محترم الشیخ محمد سعیدؒ، الشیخ محمد عنایت الرحمٰنؒ، الشیخ سید فدا محمدؒ، الشیخ محمد اکبر خانؒ، الشیخ گوہر رحمٰنؒ اور الشیخ عبدالسلام۔ آپ 1998ء سے لے کر اب تک تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں موجودہ دور میں آپ شیخ الحدیث کے حیثیت سے جامعہ رحمانیہ درگئی کے صدر مدرس ہے۔ آپ کئی کتابوں کے مصنف ہیں، مثال کے طور پر علوم القرآن، ایضاح السراجی شرح سراجی، درس ترمذی وغیرہ لیکن ان سب تصانیف میں آپ کی اہم تصنیف تفسیر ایضاح القرآن ہے، یہ ایک مخطوط تفسیر ہے اس پر اب بھی کام جاری ہے اگرچہ اختتام ہونے کو قریب ہے۔ یہ تفسیر بالماثور کا ایک بہترین نمونہ ہے۔

مفسر نے اپنی تفسیر کو بنیادی ماخذ کی روشنی میں تحریر کی ہوئی ہے جو یہ ہیں قرآن کی تفسیر قرآن ہی سے کرنا، قرآن کی تفسیر احادیث سے، اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم، اقوال تابعین، عربی قواعد سے قرآن کی تفسیر کرنا اور مقتضٰی کلام کے مطابق قرآن کی تفسیر کرنا۔[1] موضوع و من گھڑت رویات سے اجتناب کیا ہے علاوہ ازیں تفسیر بالرائے سے بھی اجتناب کیا ہے خالص قرآن وحدیث، اور اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم کو مدنظر رکھ کر تفسیر کر کے امت مسلمہ تک حق کی رسائی کی انتھک کوشش کی گئی ہے۔ اس تفسیر میں مفسر نے جملہ علوم کو جمع کئے ہوئے ہیں۔ جس پر ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح پر بہت سا کام ہو سکتا ہے۔ جس سے عوام اور خصوصًا خواص کو بہت فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔

تفسیر ایضاح القرآن کے امتیازات وخصائص:

اس تفسیر کے چیدہ چیدہ امتیازات و خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

قرآن کی تفسیر قرآن کے ساتھ:

مفسر نے سب سے اہم اس بات کو مقدم کیا ہے جس طرح مفسرین کا طریقہ کار ہے کہ جس آیت کی تفسیر قرآن کی دوسری آیت سے کی جاسکتی ہے اس کی تفسیر قرآن کی دوسری آیت سے کی ہے مفسر الشیخ ابو حماد نصیر احمد نے بھی اس طریقے کو اپنایا ہے کیونکہ قرآن میں بہت سی آیات ایسی ہیں کہ اگر وہ ایک جگہ مختصر نازل کی گئی ہیں تو

کسی دوسرے موقع پر تفصیل سے نازل کی گئی ہیں، لہذا اس تفسیر میں مفسر نے ممکن ایک آیت کی تفسیر دوسری مقام پر نازل تفصیلی آیات سے کی ہوئی ہیں۔

مثال:

اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ (5) صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ(6)[2]

ترجمہ: ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرما(5)ان لوگوں کے راستے کی جن پر تونے انعام کیا(6)[32]

مفسر نے اس آیت کی تفسیر سورۃ نساء کی اس آیت سے کی ہے۔

وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا[4]

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کریں گے تو وہ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے، یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین۔ اور وہ کتنے اچھے ساتھی ہیں۔ [5]

خلاصہ کلام یہ ہے کہ تفسیر ایضاح القرآن میں اس بات کا خصوصی طور پر خیال رکھا گیا ہے کہ جب قرآن کی تفسیر قرآن سے دی جاسکتی ہے تو دوسرا ماخذ کو استعمال نہیں کیا گیا۔ اور یہ طریقہ سارے مفسرین کا ہے۔

تفسیر القرآن بالحدیث (قرآن کی تفسیر احادیث سے)

مفسر نے اس بات کا خاص خیال رکھا ہے کہ قرآن کی تفسیر صحیح احادیث اور حسن احادیث سے کی ہیں۔ الشیخ ابوحماد نصیر احمد نے اپنی تفسیر میں زیادہ طور پر بخاری شریف اور مسلم شریف سے روایات ذکر کیے ہیں۔ ان دونوں کتابوں کے بارے میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا یہ موقف ہے: صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے بارے میں محدثین کا اتفاق ہے کہ ان میں جتنی بھی متصل و مرفوع احادیث ہیں، وہ قطعی طور پر صحیح ہیں اور وہ اپنے مصنفین تک متواتر ہیں، نیز یہ کہ جو شخص بھی ان دونوں (صحیح بخاری و صحیح مسلم) کی شان گھٹاتا ہے، وہ بدعتی ہے اور مومنوں کا راستہ چھوڑ کر کسی اور راستے کا پیروکار ہے۔[6]

تفسیر ایضاح القرآن میں قرآن مجید کی تفسیر صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے علاوہ دوسرے احادیث کے کتابوں سے بھی کی گئی ہے۔ مثال کے طور پر سنن ترمذی، سنن ابوداؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ اور دوسرے احادیث کے کتب سے کی گئی ہے۔

مثال(1):

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا[7]

یہ آیت کریمہ نص ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے کے بارے میں بہت سی متواتر احادیث موجود ہیں۔ تفسیر ایضاح القرآن میں مذکورہ بالا آیت کی تفسیر بہت سے صحیح احادیث سے کی گئی ہے۔ بطور دلیل یہاں صرف ایک حدیث ذکر کی جاتی ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ) [8]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ میرے بعد اب نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔[9]

مثال(2)﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ﴾[10]

صاحب مفسر نے اس آیت کی تفسیر رسول پاک ﷺ کی اس حدیث شریف سے کی ہے۔

وعَن أنس رَضِي الله عَنهُ قال سُئِلَ رسول الله عَن قوله (وَزِيَادَة) قَالَ للَّذين أَحْسنُوا الْعَمَل فِي الدُّنْيَا لَهُم الْحسنى وَهِي الْجنَّة وَالزِّيَادَة النّظر إِلَى وَجه الله الْكَرِيم[11]

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ تفسیر ایضاح القرآن میں الشیخ ابوحماد نصیر احمد نے اس بات کو مد نظر رکھ تفسیر القرآن بالحدیث کا پہلو اختیار کیا ہے۔ لیکن یہ اس صورت میں جب قرآن کی آیت کا تفسیر قرآن کے آیت سے ممکن نظر نہ آسکتا ہو۔

تفسیر القرآن باقوال الصحابہ (قرآن کی تفسیر صحابہ کرام کے اقوال سے)

جب قرآن مجید اور سنت نبوی ﷺ میں تفسیر نہ مل سکے تو پھر اقوال صحابہ سے تفسیر کریں گے۔ وہ اس کے قابل ہیں کیونکہ نزول قرآن کا زمانہ انہوں نے پایا ہے۔ اللہ تعالی نے ان کو رسول پاک ﷺ کی صحبت سے فہم تام اور علم صحیح سے مشرف کئے تھے۔ لہذا وہ اس کے مستحق ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد قرآن مجید کی تفسیر ان کے اقوال سے کی جائے۔[12]

وإذا لم تجد التفسير في القرآن ولا في السنة، رجعنا في ذلك إلى أقوال الصحابةرضى الله عنهم، بأنهم أدرى لما شاهدوه ولما لهم من الفهم التام، والعلم الصحيح[13]

مثال(1)وَإِن كُنتُم مَّرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَآئِطِ أَوْ لاَمَسْتُمُ النِّسَاءَ[14]

یہاں(لاَمَسْتُمُ النِّسَاءَ) کی تفسیر عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مجاعت کے ساتھ کی ہے۔

فسرہ ابن عباس رضی اللہ عنھما: الملامسة بالجماع[15]

خلاصہ یہ ہے کہ تیسرا پہلو الشیخ ابو حماد نصیر احمد نے ایہ ختیار کیا کہ قرآن کی تفسیر صحابہ کرام کے اقوال سے کی ہے۔ جس طرح اوپر مثال میں مذکور ہے۔ اور یہ اس صورت میں جب پہلے دو اہم ماخذ میں نہ ملے۔

تفسیر القرآن باقوال التابعین (قرآن کی تفسیر اقوال تابعین رحمہم اللہ سے کرنا)

تفسیر ایضاح القرآن کی ایک امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ بنیادی ماخذوں میں سے ایک اہم ماخذ تفسیر القرآن باقوال التابعین (قرآن کی تفسیر اقوال تابعین رحمہم اللہ سے کرنا) ہے الشیخ القرآن ذکر کرتے ہیں کہ اگر اقوال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی تفسیر نہیں مل پاسکے تو پھر اقوال تابعین کو رجوع کرنا ہوگا۔وہ لوگ قرآن کریم کے معانی، مضامین اور تفسیر سے خوب واقف تھے۔[16]

جس طرح ابن کثیر نے اپنی تفسیر کے مقدمہ میں ذکر کیا ہے۔

وإذا لم تجد التفسير في القرآن و السنةو اقوال الصحابة:فيرجع فی ذلك الی أقوال التا بعين . كمجاهد وسعيد بن جبير و عكرمة وغيرهم[17].

الاشکال والجواب:

أقوال التا بعين فی الفروع ليست بحجة فكيف تكون حجة فی التفسير وهذا اذا اختلفوا،أما اذا اتفقوا فهو حجة.[18]

امام شعبہ بن حجاج رحمہ اللہ نے فرمایا کہ:

اقوال تابعین فروع میں حجت نہیں ہے تو تفسیر میں کیسے حجت ہوسکتے ہیں۔یہ اس وقت ہے کہ جب ان کے درمیان اختلاف ہو،اور جب اختلاف نہ ہو بلکہ اتفاق ہو تو پھر حجت ہیں۔[19]

خلاصہ کلام یہ ہے کہ موجودہ دور میں الشیخ ابوحماد نصیر احمد نے اپنی تفسیر ایضاح القرآن کو اس طرح مزین کیا ہے کہ قدیم مفسرین کا طریقہ اپنایا ہوہے۔وہ یہ کہ جب پہلے تین بنیادی ماخذ میں تفسیر نہ ملے تو پھر قرآن کی تفسیر اقوال تابعین سے کی ہے۔

تفسیر القرآن بقواعد اللغۃ العربیۃ (عربی قواعد سے قرآن کی تفسیر کرنا)

وإذا لم تجد في القرآن و السنةو اقوال الصحابةو التا بعين فبقواعدالعربية.[20]

اگر اقوال تابعین سے کوئی قول نہ مل سکا۔تو پھر عربی قواعد اور عربی لغت کے مطابق تفسیر کرنا ہوگی۔اس لئے کہ قرآن شریف کا نزول عربی لغت اور عربی زبان میں ہوا ہے۔[21]

مثال: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ[22]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔[23]

الشیخ ابوحماد نصیر احمد اپنی تفسیر ایضاح القرآن میں لفظ "رب" کی تحقیق مختلف صورتوں سے کرتے ہیں۔اقوال علماء سے رب کی تحقیق اس طرح کرتے ہیں۔روح المعانی کا قول ہے: اشارہ ہے (نظام ربوبیت) کو۔امام قرطبی کا قول ہے:

رب صفت مشبہ کا صیغہ ہے بمعنیٰ تربیت۔ آگے بیان کرتے ہیں کہ رب تربیت سے مشتق ہوا ہے، اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا اور پھر اس کی تربیت کی۔ رب کی تحقیق الشیخ ابو حماد نصیر احمد اپنی تفسیر میں لغوی اعتبار سے کرتے ہیں اس میں وہ اشعار بھی لاتے ہیں: لغت عربی میں رَب بہت سے معانی پر آیا ہے۔ مولانا اعزاز علیؒ نے نظماً حاشیہ نورالایضاح پر لکھا ہے کہ:

وَقَدْ اَتٰی الرَبُّ لِمَعَانٍ --- نَظَمَهَا بَعْضُهُم قَرِيْبٌ مُحِيْطٌ

وَمَالِكٌ وَمُدَّبِّرٌ مُرَبٍّ--- كَثِيْرُ الْخَيْرِ وَالْمَوْلٰى لِلنّعِيْم

وَخَالِقُنَا الْمَعْبُوْدُ جَابِرُ كَسرِنَا --- وَمُصْلِحُنَا وَالصَاحِبُ الثَّابِتُ الْقَدَمِ

وَجَامِعُنَا وَالسَيِّدُ اِحْفَظْه، فَهٰذِه --- مَعَانٍ اَتَتْ لِلرَّبِّ فَادْعُ لِمَنْ نَظَمَ۔ [24]

حاکم، مالک، آقا، مربی، پرورش کرنے والا، خیر گری کرنے والا، نگہبان، مدبّر، فرمانروا، اردو زبان میں پروردگار کے معنٰی پر ہے۔ لیکن قریب ترین مفہوم مُربی کا ہے۔[25]

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ الشیخ ابو حماد نصیر احمد نے قرآن کی تفسیر کے لئے پانچواں ماخذ عربی قواعد سے قرآن کی تفسیر کرنا ذکر کیا ہے۔

تفسیر القرآن فمقتضی الکلام (مقتضی کلام کے مطابق قرآن کریم کی تفسیر کرنا)

اگر مذکورہ پانچ بنیادی ذرائع میں سے تفسیر نہ مل سکے تو پھر مقتضی کلام کے تحت تفسیر کرنا ہوگا یہ کام وہ لوگ کرسکتے ہیں جن کو اللہ نے مضبوط علم اور محنت شاقہ سے نوازیں ہیں۔ یہ وہ مبارک ہستیاں ہیں جو ہر جانب پر نظر ڈال کر تفسیر اور آیت سے فہم حاصل کرنے کی استعداد رکھ سکتے ہیں۔ اس مقام کو پہنچنا یہ اللہ کی طرف سے ان کو کامل ہنر، خصوصی فیض اور دعا کی قبولیت ہے۔[26]

جس طرح عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ نے دعا دی۔

اللهم فقهه في الدين[27] یا اللہ اس کو دین میں فقاہت عطا کریں۔[28]

اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو قرآن کریم میں بہت زیادہ مہارت اور فہم عطا کیا تھا۔ اس بناء پر ان کو ترجمان القرآن اور رئیس المفسرین کا لقب دیا گیا۔

خلاصہ کلام یہ ہو کہ الشیخ ابو حماد نصیر احمد نے بنیادی ماخذ میں سے چھٹا ماخذ مقتضی کلام کے مطابق قرآن کریم کی تفسیر کرنا ذکر کیا ہے۔ یہ چھ بنیادی ماخذ سارے تفاسیر کا نچوڑ ہے۔

الخبر والتفسیر عن بنی اسرائیل (کتب بنی اسرائیل سے خبر اور تفسیر کا حکم)

یعنی وہ اخبارات اور تفاسیر جو کتب بنی اسرائیل سے منقول ہوں اس کا کیا حکم ہے؟

فإنها على ثلاثة أقسام:

أحدها: ما علمنا صحته مما بأيدينا مما يشهد له بالصدق، فذاك صحيح .

والثاني: ما علمنا كذبه بما عندنا مما يخالفه.

والثالث: ما هو مسكوت عنه لا من هذا القبيل ولا من هذا القبيل، فلا نؤمن به ولا نكذبه، وتجوز حكايته لما تقدم.[29]

وقال القرطبي: وغالب ذلك لا فائدة فيه تعود على الدين.[30]

بنی اسرائیل سے جو واقعات منقول ہیں ان کی تین قسمیں ہیں:

(1) وہ واقعات اور اخبارات ہوتے ہیں جس کی تصدیق قرآن وحدیث کریں۔

(2) وہ واقعات اور اخبارات جس کی تکذیب قرآن وحدیث کریں۔

(3) وہ واقعات اور اخبارات جس سے قرآن وحدیث ساکت اور خاموش ہو۔ تو اس کی حکایت نقل کرنا جائز ہے۔ لیکن نہ اس کی تصدیق واجب ہے اور نہ ہی تکذیب۔

امام قرطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: کہ غالبا دین کے لئے اس میں کوئی فائدہ نہیں ہیں۔[31]

والحاصل:

آخری صورت نقل کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ نص صریح سے ثابت ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ , قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً , وَحَدِّثُوا , عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ , فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ[32]

عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میری طرف سے پہنچاؤ اگرچہ ایک چھوٹی سی آیت ہی کیوں نہ ہو۔ اور بنی اسرائیل سے بیان کرو اس میں کوئی گناہ نہیں، اور جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا تو اس نے اپنے لئے آگ سے ایک گڑھا (ٹھکانا) بنالیا۔[33]

لہذا الشیخ ابو حماد نصیر احمد نے اپنی تفسیر ایضاح القرآن میں اسرائیلی روایات کے سلسلے میں بہت احتیاط سے کام لیا ہے۔

تفسیر بالرائے کے متعلق احادیث اور تفسیر بالرائے کی تحقیق

قال القرطبی رحمه الله: أَنْ يَكُونَ لَهُ فِي الشَّيْءِ رَأْيٌ، وَإِلَيْهِ مَيْلٌ مِنْ طَبْعِهِ وَهَوَاهُ، فَيَتَأَوَّلَ الْقُرْآنَ عَلَى وَفْقِ رَأْيِهِ وَهَوَاهُ، لِيَحْتَجَّ عَلَى تَصْحِيحِ غَرَضِهِ[34]

امام قرطبی الاندلسی رحمہ اللہ المتوفی 671ھ اپنی تفسیر کے مقدمہ میں لکھتے ہیں: تفسیر بالرائے یہ ہے کہ ایک شخص کسی بات میں ایک ذاتی رائے اور سوچ رکھتا ہے اور اس کی خواہش کا فکری جھکاؤ اس کی طرف ہو اور قرآن کریم کی تاویل اپنی رائے اور خواہش کے موافق کرے۔ مقصد اپنی غرض ثابت کرنا ہو خواہ یہ تاویل صحیح ہو یا غلط۔[35]

قال الخازن فی تفسیرہ: قال العلماء: النهي عن القول في القرآن: الرأي إنما ورد في حق من يتأول القرآن على مراد نفسه وما هو تابع لهواه[36]

امام خازنؒ فرماتے ہیں: قرآن شریف کی تاویل خواہش اور مراد نفس کے مطابق کرنا۔[37]

حمله بعض أهل العلم على أن الرأي معني به الهوى[38]

علامہ جلال الدین السیوطیؒ لکھتے ہیں کہ بعض اہل علم نے تفسیر بالرائے کی یہ تحقیق کی ہے، کہ رائے سے مراد ذاتی خواہش اور ہوا مراد ہے۔[39]

والحاصل

تفسیر بالرائے سے مراد اپنی باطل غرض کے مطابق قرآن کریم کی تاویل کرنا اور قرآن کریم کو اپنی خواہش اور میلان طبعی کے مطابق کرنا۔ البتہ قوانین علم کے مطابق اجتہاد کرنا تفسیر بالرائے نہیں۔[40]

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ان سارے اقوال سے معلوم ہوا کہ تفسیر بالرائے سے مکمل بچنا چاہیے اس سلسلے میں الشیخ ابو حماد نصیر احمد کا منہج بھی یہی ہے کہ تفسیر بالرائے مذموم ہی مذموم ہے اس میں ممدوح نہیں ہے۔ جس طرح بعض لوگ یہ تقسیم کرتے ہیں کہ یہ تفسیر بالمدوح ہے اور یہ تفسیر بالمذموم ہے۔

خلاصہ بحث

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف حضرت محمد ﷺ پر نازل کیا ہے۔ جو سارے انسانوں کے لئے تا قیامت ہدایت کا عظیم ذریعہ ہے۔ قرآن شریف کا پہلا مفسر نبی ﷺ ہے۔ آپ ﷺ کے بعد صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور دوسرے علماء نے تفسیری خدمات سرانجام دیئے۔ اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔ موجودہ دور کے مفسرین میں سے الشیخ ابو حماد نصیر احمد کا نام بھی فہرست میں شامل ہے۔ الشیخ ابو حماد نصیر احمد بن محمد سعید 24 فروری 1970ء بمقام خال زور منڈی ضلع لوئر دیر خیبر پختونخوا میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم الشیخ محمد سعید سے حاصل کی۔ اللہ نے الشیخ ابو حماد نصیر احمد کو عصری اور دینی دونوں علوم سے سرفراز کیا ہے۔ آپ نے کئی تصنیفات کئے ہیں، جن میں سے آپ کی عظیم تصنیف ایضاح القرآن کے نام سے تفسیر ہے۔ یہ ہاتھ سے لکھی گئی تفسیر ہے اس پر اب بھی کام جاری ہے۔ اگرچہ اختتام کو قریب ہے۔ اس میں مفسر نے بہت سے علوم کو جمع کئے ہیں۔ اس کے بہت سے اامتیازات اور خصائص ہیں۔ جو یہ ہیں ، قرآن کی تفسیر قرآن سے کرنا، قرآن کی تفسیر حدیث سے کرنا، قرآن کی تفسیر صحابہ کرام کے اقوال سے کرنا، قرآن کی تفسیر اقوال تابعین سے کرنا، قرآن کی تفسیر عربی قواعد سے کرنا اور قرآن کی تفسیر مقتضیٰ کلام کے مطابق کرنا۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ تفسیر قرآن، احادیث، صحابہ، تابعین، اور عربی قواعد کی روشنی میں لکھی گئی ہے۔ اس تفسیر میں اپنی ذاتی رائے سے مکمل اجتناب کیا گیا ہے۔ جدید فقہی مسائل کو بہت خوب صورت انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ اس تفسیر میں عربی گرامر سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس تفسیر میں علوم قرآن کو بیان کئے گئے ہیں۔ لہذا یہ تفسیر موجودہ دور کے تقاضوں کو خوب

حل کرنے کا بہترین اور اصل ذریعہ ہے۔ اس سے عوام وخواص دونوں مستفید ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ الشیخ ابو حماد نصیر احمد کو عمر دراز سے نوازیں اور اللہ تعالیٰ اس کی اس عظیم کاوش کو قبول فرماویں۔ آمین

مصادر و مراجع

[1] نصیر احمد، ابو حماد، الشیخ، علوم القرآن، شعبہ نشر و اشاعت جامعہ رحمانیہ درگئی، 1421ھ /2000ء، ج1ص96

[2] القرآن الکریم: سورۃ الفاتحہ 1:5،6

[3] تقی عثمانی، مفتی، آسان ترجمہ قرآن، دارالاشاعت، کراچی، 1432ھ /2010ء، سورۃ الفاتحہ 1:6،7

[4] سورۃ النسآء 4:69

[5] آسان ترجمہ قرآن: سورۃ النسآء 4:69

[6] شاہ ولی اللہ، احمد بن عبد الرحیم، حجۃ اللہ البالغۃ، کراچی: نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ، 1395ھ/1975ء، ج1ص134

[7] سورۃ الاحزاب 33:40

[9] ترمذی، ابو عیسیٰ محمد عیسیٰ، سنن ترمذی، (المتوفی: 279ھ) مصر، شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابي الحلبي، 1395ھ/1975ء، کتاب الرؤیا، باب ذھاب النبوۃ، ج4ص533، رقم **2272**

[9] نصیر احمد، ابو حماد، الشیخ، بن محمد سعید تفسیر ایضاح القرآن (مخطوط)، سورۃ الاحزاب 33:40

[10] سورہ یونس 10:26

[11] عبد الرحمن بن أبي بکر، جلال الدین السیوطي (المتوفی: 911ھ) الدر المنثور، دار الفکر۔ بیروت، 1420ھ /1999ء، ج4ص357

[12] علوم القرآن: ج1ص100

[13] ابن کثیر، ابو الفداء، اسماعیل بن عمر، تفسیر القرآن العظیم (تفسیر ابن کثیر)، دار طیبۃ للنشر والتوزیع، لبنان، بیروت، 1420ھ / 1999ء، مقدمہ ابن کثیر، ج1ص7

[14] سورۃ النسآء 4:43

[15] ابن ابی شیبہ، ابو بکر، عبد اللہ بن محمد، الکتاب المصنف في الاحادیث والآثار (مصنف ابن ابی شیبہ)، مکتبۃ الرشد، الریاض، 1409ھ /1989ء، ج1ص153، رقم 1757

[16] علوم القرآن: ج1ص101

[17] تفسیر ابن کثیر، مقدمہ ابن کثیر، ج1ص10

[19] القرطبی، ابو عبداللہ، محمد بن احمد بن ابو بکر،، الجامع لأحکام القرآن (تفسیر قرطبی)، دار الکتب المصریۃ، قاہرہ،1384ھ /1964ء، مقدمہ ج1 ص14

[19] علوم القرآن: ج1 ص101

[20] تفسیر ابن کثیر: مقدمہ ابن کثیر، ج1 ص10

[21] علوم القرآن: ج1 ص102

[22] سورۃ الفاتحہ 1:1

[23] آسان ترجمہ قرآن: سورۃ الفاتحہ 1:1

[24] حسن بن علی، الشیخ، الفقیہ، الشرنبلالی، نور الایضاح، مکتبہ حقانیہ، محلہ جنگی، پشاور،1344ھ /1924ء، خطبہ، حاشیہ 22:1

[25] تفسیر ایضاح القرآن مخطوط: سورۃ البقرہ 1:1

[26] ایضا

[27] بخاری، ابو عبداللہ، محمد بن اسماعیل، الجامع المسند الصحیح (صحیح بخاری) دار طوق النجاۃ، بیروت، 1422ھ /2001ء، ج1 ص41، رقم:143

[28] علوم القران: ج1 ص102

[29] تفسیر ابن کثیر: مقدمہ ابن کثیر، ج1 ص9

[30] تفسیر قرطبی: مقدمہ ج1 ص13

[31] علوم القرآن: ج1 ص104

[32] عبد الرزاق، ابو بکر، بن ہمام بن نافع الصنعانی، مصنف عبد الرزاق الصنعانی (مصنف عبد الرزاق)، المجلس العلمی الہند، بیروت،1403ھ /1983ء، کتاب اہل الکتابین، ج10 ص311، رقم:19210

[33] علوم القرآن: ج1 ص105

[34] تفسیر قرطبی، المدخل و خطبۃ الکتاب وفیہا الکلام علی علو شأن المفسرین، ج1 ص33

[35] علوم القرآن: ج1 ص107

[36] ابو الحسن، علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم، لباب التاویل فی معانی التنزیل (تفسیر الخازن)، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1415ھ / 1995ء، مقدمۃ الکتاب، ج1 ص6

[37] علوم القرآن: ج1 ص107

[38] السیوطی، جلال الدین، عبد الرحمن بن ابو بکر، الاتقان فی علوم القرآن (الاتقان)، الھیئۃ المصریۃ العامۃ للکتاب، 1394ھ /1974ء المجلد الرابع، النوع الثامن والسبعون، ج4 ص212

[39]علوم القرآن:ج1ص107

[40]ایضا

کتابیات

[1]القرآن الکریم

[2]ابن کثیر، ابوالفداء، اسماعیل بن عمر، تفسیر القرآن العظیم (تفسیر ابن کثیر)، دار طیبۃ للنشر والتوزیع، لبنان، بیروت، 1420ھ/1999ء

[3]ابن ابی شیبہ، ابو بکر، عبد اللہ بن محمد، الکتاب المصنف في الاحادیث والآثار (مصنف ابن ابی شیبہ)، مکتبۃ الرشد ،الریاض،1409ھ/،1989ء

[4]القرطبی، ابو عبد اللہ، محمد بن احمد بن ابو بکر،، الجامع لأحکام القرآن (تفسیر قرطبی)، دار الکتب المصریۃ، قاہرہ، 1384ھ/1964ء

[5]ابو الحسن، علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم، لباب التاویل فی معانی التنزیل (تفسیر الخازن)، دار الکتب العلمیۃ، بیروت،1415ھ/1995ء

[6]السیوطی، جلال الدین، عبد الرحمن بن ابو بکر، الاتقان فی علوم القرآن (الاتقان)، الھیئۃ المصریۃ العامۃ للکتاب،1394ھ/1974ء

[7]بخاری، ابو عبد اللہ، محمد بن اسماعیل، الجامع المسند الصحیح (صحیح بخاری) دار طوق النجاۃ، بیروت،1422ھ/2001ء

[8] تقی عثمانی، مفتی، آسان ترجمہ قرآن، دار الاشاعت، کراچی،1432ھ/2010ء

[9]ترمذی، ابو عیسی محمد عیسی، سنن ترمذی، (المتوفی:279ھ) مصر، شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابي الحلبي،1395ھ/1975ء

[10]حسن بن علی، الشیخ، الفقیہ، الشرنبلالی، نور الایضاح، مکتبہ حقانیہ، محلہ جنگی، پشاور،1344ھ/1924ء

[11] شاہ ولی اللہ، احمد بن عبد الرحیم، حجۃ اللہ البالغۃ، کراچی: نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ،1395ھ/1975ء

[12]عبد الرحمن بن أبي بکر، جلال الدین السیوطي (المتوفی:911ھ) الدر المنثور، دار الفکر-بیروت،1420ھ/1999ء

[13]عبد الرزاق، ابو بکر، بن ہمام بن نافع الصنعانی، مصنف عبد الرزاق الصنعانی (مصنف عبد الرزاق)، المجلس العلمی الہند، بیروت،1403ھ/1983ء

[14]نصیر احمد، ابو حماد، الشیخ، بن محمد سعید تفسیر ایضاح القرآن (مخطوط)

[15]نصیر احمد، ابو حماد، الشیخ، علوم القرآن، شعبہ نشر واشاعت جامعہ رحمانیہ درگئی،1421ھ/2000ء